بہی گئی۔ جو لوگ علوم اسلامی سے جاہل ہین۔ اور معہذا وہ تصوف کا دم بہرتے ہین۔ اور اپنے اور اپنے ہمجنسون کی خوابون اور مکاشفات پر ایمان و یقین رکہتے ہین وہ کادیانی کو ان بناوٹی علامات سے مہدی مان گئے ہین۔

ازانجملہ ایک حافظ صاحب ہین۔ (خدا انکی دستگیری و رہبری کرے۔ اور کادیانی کے پنجہ سے انکو نجات بخشے۔ جیسا کہ زمانہ ظہور دروغگوئی کادیانی متعلق موت عبداللہ آتہم سے وہ کسیقدر نجات حاصل کر چکے ہین۔ اور اس وجہ سے ہمنے انکا نام ظاہر کرنا مناسب نہین سمجہا۔ کیونکہ اب ہمکو انکی پوری ہدایت و نجات کی امید ہو گئی ہے۔) انہون نے ہمکو انہی دنون جب خسوف کسوف ہوا تہا۔ اس مضمون کا خط لکھا تہا کہ اب تو خدا تعالے نے کادیانی کی تصدیق کے لئے خسوف کسوف کو جمع کیا ہے۔ اب تو اسکو مہدی موعود مان لو۔ مگر اے حضرات ناظرین با تمکین! خدا تعالے نے اس خاکسار کو کفریات کادیانی کی بیخکنی اور اس کے مغالطات و مکاید کے پردہ دری کے لئے مامور و موفق کیا ہے۔ لہذا یہہ عاجز باوجود عدم تحقق شروط کادیانی اور بلا طلب انعام ایکہزار جو ان شروط کے تحقق پر موقوف ہے اور غیر کے اختیار مین ہے اس کے دعوے مہدی ہونیکے رد مین اور اسکے سوال کے جواب مین کہتا ہے کہ مہدی کی جو چار علامتین جس عنوان سے اور جس مضمون کی کادیانی بتائی اور اپنے اوپر لگائی اور جمائی ہین یہ کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح مین مہدی موعود کے لئے وارد نہین۔ اور جو علامات مہدی موعود کی حدیثون مین ہین (خواہ وہ احادیث صحیح ہین یا غیر صحیح مرسل منقطع وغیرہ) وہ اس دجال کادیانی مین پائی نہین جاتین۔ اسپر خاکسار قسم کہانے کو حاضر ہے۔ مگر اس کی شرط وہی کہ جو اثر ناراستی مجہہ پر ظاہر ہو وہ تین ہی دن مین ہو۔ اور اس اثر کے ظاہر نہونے کے بعد مجہے کادیانی کے حق مین اس سزا کا اختیار ملے جو مین چاہون۔

یہ مجمل جواب اسکی درخواست قسم کے لئے کافی و وافی ہے اور اگر کوئی ان احادیث متعلق مہدی اور ان علامات کی جو احادیث کی شہادت سے مہدی موعود مین پائی جائین گی تفصیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کا طالب و مشتاق ہو۔ تو وہ ہمارے ان مضامین کا انتظار کرے جو کادیانی کے دعوائے مہدویت کے متعلق شائع ہونگے۔ اگر ناظرین ان مضامین کی اشاعت کے لئے رائے اور مدد دین گے۔

ازانجملہ یہ نمبر ۴ ہے جو کادیانی نے اس رسالہ کے صہ ۳۸ مین کہا ہے کہ ہزارون اشخاص نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ اور لوگ ہزارون روپیہ سے میری مدد کرتے ہین۔ اگر پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ہو تو بلا توقف حاضر ہو جائین۔ یہ قول گورنمنٹ کی توجہ کو لائق ہے۔ گورنمنٹ اس قول کے ساتھ کادیانی کی پیشگوئی میعاد ہشت سالہ کو اور اسکے اس اصول صہ ۲ کتاب آئینہ کادیانی کو ملا کر پورے غور کی نگاہ سے دیکھے۔ تو گورنمنٹ کو کادیانی کی کمال نگرانی کی ضرورت ثابت ہو۔ کادیانی کا یہ دعوی کہ جب پچاس ہزار کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ لوگ حاضر ہو جاتے ہین" بالکل مبالغہ ہی نہین بیشک کادیانی کے فالوورز (پیروان) مین دو تین شخص ایسے ہین جو ریاست جمون مالیر کوٹلہ حیدرآباد دکن سے تعلق یا شرکت رکھتے ہین۔ اور وہ ہزار ہا روپیہ سے کادیانی کی مدد کرتے ہین۔ اور آیندہ بھی کادیانی جو ان سے مانگے وہ دینے کو حاضر ہین۔ ہم ابھی اون کے نام ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتے۔ کوئی پوچھیگا تو ظاہر کر دین گے۔ انشاء اللہ تعالے۔

ازانجملہ یہ نمبر ۵ ہے۔ جو کادیانی نے رسالہ انوار کے صفحہ ۴۵ مین اپنی عربی کتابون کے جواب نہ لکھے جانیکو ایک قسم کی لعنت قرار دیکر کہا ہے کہ درحقیقت یہ لعنت کچھ تھوڑی نہین۔ بلکہ ایک ہزار لعنت ہے کہ اگر زنجیرون کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر ان کی لمبائی دکھلائی جائے تو ایک بڑا رستہ بنتا ہے جو تمام مکفرین کے گلے مین ڈالنے کے لئے کافی ہوگا۔ اور اس سے پہلے صہ ۸ و ۹ و ۱۶ مین اس رسالہ کی یہی بات اس نے اپنے بڑے بھائیون عیسائیون کو کہی ہے۔ اور ان کیطرف سے رسالہ نور کا جواب نہ لکھے جانیکو ہماری یہ لعنت بنا کر ان کے گلے مین ڈالی ہے۔

مگر اے حضرات ناظرین! آپ لوگ بخوبی جان چکے ہین کہ اس قسم کی لعنت کادیانی اور اسکے اتباع کے گلے مین ایسی پڑی ہوئی ہے کہ اسمین آپ اپنی زبان سے تمام جہان کے ملعونون

سے سبقت لے گئے ہوئے ہین صـ۳۵ جلد ہذا ملاحظہ ہو۔

اے حضرات ناظرین! اگر کسی کے کہنے سے دوسرے پر لعنت پڑجاتی ہے تو آپ صاحبان جانتے ہین اور کادیانی صاحب بہی اس رسالہ بے انوار کے صـ۵۰ وغیرہ مین مان چکے ہین۔ کہ کادیانی پر چارونطرف سے لعنتون کی بارش ہورہی ہے۔ اور اگر کسی کی بات یا کتاب کا جواب نہ لکہنا لعنت یا ہاویہ ہے تو کادیانی صاحب مدت سے اسمین پہنسے ہوئے اور جکڑے ہوئے ہین۔ اشاعۃ السنۃ چار سال سے کادیانی کے ردّ و جواب مین رسائل و مضامین شائع کررہا ہے۔ اور بعض مضامین کے جواب پر وعدہ انعام صدہا روپیہ دیچکا ہے۔ (دیکھو جلد ۱۴۔ اشاعۃ السنۃ کا صـ۷۵ ۔ ۷۷ ۔ ۸۰ ۔ ۸۱ جنمین چار سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے۔ اور جلد ۱۵ کا صـ۱۵۸ وغیرہ جنمین چہہ سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے) مگر کادیانی نے کسی مضمون کا جواب نہین دیا۔ اور نہ آیندہ جواب دیسکتا ہے۔ لہذا وہ پنجویز سے لعنت کا مستحق و مورد ہوچکا ہے۔ ہان اشاعۃ السنۃ کی طرف سے یہہ قصور و کسر رہگئی تہی کہ اس نے جواب نہ لکہنے پر اپنی طرف سے لعنت کا انعام اسکو نہین دیا سو آپ دیا جاتا۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر کادیانی ان مضامین کا جواب نہ دے تو اسپر اور اس کے اُن اتباع پر جو اُسکی تمام اس قسم کی باتین مانتے ہین اور اسکی تقلید مین اندہے بہرے ہورہے ہین دسہزار لعنت ہے۔ یہ انعام خاکسار کی طرف سے ہے۔ اب اتنی تکلیف کادیانی صاحب خود کرلین کہ اُن دسہزار لعنتون پر نمبر خود لگالین۔ پہر ان کو زنجیرون کی طرح جوڑکر اُن کا لنبا رسہ بناکر اپنے اور اپنے اتباع مذکورین کے زیب گلو فرمائین

یہ صلہ و انعام مضامین سابقہ کے علاوہ اس تازہ مضمون پر بہی ہے جو خدا تعالے کے وعدہ کے نہ ٹلنے اور حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی نہونے کے متعلق لکہا گیا ہے۔ اور اس مضمون کو کمزور و غلط ثابت کرنے پر دو ہزار روپیہ انعام کا وعدہ بہی دیا گیا ہے۔

وازانجملہ یہ نمبر ۱۶ ہے جو رسالہ بے انوار کے آخیر مین بصفحہ (۵۰) کادیانی نے اس عنوان کا سوال کیا ہے۔ ہمارا انجام کیا ہوگا۔

پہر اسکے جواب مین بصفحہ ۵۰ و ۵۱ جو کچہہ کہا ہے۔ اسمین اپنے دام افتادہ حمقا کو تسلی

دیدیکر پہنانا چاہتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ خود شیخ چلی بنکر دکھانا چاہتا ہے۔ آپ فرماتے ہین جو لوگ صادق اور خدا کی طرف سے ہوتے ہین۔ وہ آزمایشون سے نکالے جاتے ہین پیسے جاتے ہین خاک مین ملائے جاتے ہین۔ چار و نطرف سے انپر طعن و لعن کی بارشین ہوتی ہین۔ اُن کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبہ کرتا ہے۔ تب بھی وہ ہلاک نہین ہوتے۔ خدا ان کو مٹی مین پھینک دیتا ہے۔ اور لوگ انپر چلتے اور پیرون کے نیچے کچلتے ہین۔ اور ہر ایک طرح انکی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تھوڑے دنون کے بعد وہ دانہ سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہین۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہین۔ ایسی ہی اور لکھ ترانیان یا طفل تسلیان یا شیخ چلی کیسی من سمجھوتیان مانک کر صفحہ ۱۵ مین آپ فرماتے ہین "کہ کشف مین مینے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا۔ اور وہ کہتا ہے لوگ پھرتے جاتے ہین تب مین اسکو خلوت مین نے کیا۔ اور مین نے کہا لوگ پھرتے جاتے ہین۔ مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اُس نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہین"

حضرات ناظرین! کادیانی کے اس سوال کا جواب صحیح یہی آخری فقرہ ہے) ہے اور کادیانی کے کشفون والہامون مین کچھ سچ ہے تو صرف ایک یہی کشف سچا اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ کادیانی کے مذہب مین کشف بھی خواب کی مانند تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور تاویلی معنے رکھتا ہے۔ لہذا اس کے ظاہری معنے جو کادیانی سمجھا ہے صحیح نہین ہین۔ بلکہ تاویلی صحیح ہین۔ اور وہ تاویل یہ ہے کہ اُس فرشتہ سے جو اس کشف مین کادیانی پر ظاہر ہوا۔ حکیم نورُدین صاحب جمونی پیروی مُراد ہین۔ یہی حکیم صاحب کادیانی کو از راہ مسخرا ری فرماتے ہین۔ کہ لوگ پھرتے جاتے ہین۔ اور یہی حکیم صاحب کادیانی کو بجواب اس سوال کادیانی کے کہ لوگ پھرتے جاتے ہین مگر کیا تم بھی پھر گئے" فرماتے ہین کہ ہم تمہارے ساتھ ہین۔ اور ان کو تسلی دیتے ہین۔ اور یہی اس کشف کی تعبیر ہے کہ تمام لوگ جو اس وقت تک کادیانی کے دام مین ہین۔ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے اس سے

پھر جائینگے۔ اور رہجائینگے۔ تو صرف حکیم صاحب رہجائینگے۔

اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ حکیم صاحب درحقیقت کادیانی کے پیرو نہین بلکہ پیش رو اور مرشد ہین۔ وہی ہین جو اپنے مذہب نیچریت پر کادیانی کو چلا رہے ہین۔ اور یہ سمجھکر کہ کادیانی کو نصوص قرآن و حدیث کی تاویل کرنے اور بات بنانیکا ایسا ڈہب ہے کہ اسمین وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ قرآن کے ماننے والون کو قرآن کے معنے تحریف کرکے بات بتا دیتا ہے۔ حدیث کے طالب کو حدیث کے معنے مین تحریف کرکے کچھ کا کچھ بتا دیتا ہے۔ عقلی باتون اور نیچری اصول کے ماننے والون کو ویسی ہی کہدیتا ہے۔ آپنے کادیانی کو بظاہر مرشد بنایا ہے۔ اور اپنے آپکو انکا مرید۔ پھر جو نیچری مذہب کا مسئلہ مسلمانون مین پھیلانا چاہتے ہین مثلاً الہام و القا کادیانی کو کر دیتے ہین۔ وہ جس رنگ و پیرایہ مین مناسب سمجھتا ہے اسکی اشاعت کرتا ہے۔ لہذا وہ کادیانی سے نہ پھرینگے۔ گو سارا زمانہ اس سے پھر جائے۔ وہ اس سے پھر جائین تو کدہر جائین ایسا مول و محرف نصوص وہ دنیا مین کہان پائین گے۔

دوسری وجہ یہہ ہے کہ حکیم صاحب کے پاس ریاست جمون کی پچھلی کمائی کا روپیہ بہت ہے۔ اور آیندہ کے لئے بھی بعض روسا و ارکان ریاست سے ادار معین ہے۔ جس سے وہ اپنا اور کادیانی کا گذارہ بخوبی چلا سکتے ہین۔ انکو سوائے اکثر لوگ خصوصاً سیالکوٹی حواری جو قادیان مین جھونپڑی ڈالے پڑے رہتے ہین۔ اور سہ زن و فرزند چھہ چھہ مہینے وہان ڈیرے لگائے رہتے ہین وہ صرف کہانیکے یار ہین۔ اور گوشت پلاؤ کے عاشق زار۔ وہی لوگ تحریراً و تقریراً کادیانی کی جھوٹی تعریفین کرکے لوگون کو پھنساتے رہتے ہین۔ پیشگوئی متعلق موت عبداللہ آتھم کے چھوٹا مہینے سے پہلے وہ انکو یہہ کہتے تھے کہ لوگو بیعت کا وقت تو یہی ہے۔ اور جب پیشگوئی موت عبداللہ آتھم ظاہر ہوگئی اور اسپر فتح مکہ کی مثال صادق آئی تو اسوقت بیعت کا وہ اثر نہ رہیگا جو اب ہے اور اسپر یہ آیت قرآن پڑہتے ہے۔ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا یعنے فتح مکہ سے پیچھے خرچ کرنیوالے پہلے خرچ

کرنے والے کے برابر نہیں ہیں۔ پھر جب نئے لوگوں کی آمد موقوف ہوئی۔ اور پرانے دام سے نکل گئے اور فلوس آنے بند ہوئے۔ تو ایسے لوگ کافور اور رفو چکر ہو جائیں گے۔ اور کادیانی اور حکیم صاحب اکیلے رہجائیں گے۔ اور حکیم صاحب کے ادارہ پر دونوں اوقات بسر کریں گے۔

کادیانی کے پاس جو زمین ہے جسپر وہ اپنے مخالفوں سے انعام کی شرطیں لگایا کرتا ہے وہ اس لائق نہیں ہے کہ اس سے لنگر چلے۔ پٹواری حلقہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس زمین کی سالانہ آمدنی دو سو روپیہ سے زیادہ نہیں۔ و مہذا وہ زمین کادیانی کے ہاتھ سے نکل جانیوالی ہے۔ کادیانی کی محبوبہ بیوی اسکو اپنے بیٹوں کے نام منتقل کرانا چاہتی ہے۔

رہے سالکوٹ اور حیدرآباد کے حواری سو وہ بھی اس کشف کادیانی کی شہادت سے فرار ہونے والے ہیں۔ پھر گذارہ اوقات کا ذریعہ وہی حکیم صاحب کا ادارہ رہجائیگا جو تمام گوشت پلاخواروں کے لئے کافی و مکتفی ہوگا۔ لہذا وہ کشف صادق ضرور صادق آجائیگا۔ کہ ایک آپ ہیں دوسرے حکیم جی باقی اللہ اللہ خیر سلا۔

حضرات ناظرین! کادیانی کے اس کشف والہام فرشتہ سے ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے جو ہمنے صفحہ ۱۳۸ میں کیا تھا۔ اور کادیانی ان لاف زنیوں کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو صفحہ ۲۳۳ رسالہ انوار کادیانی سے بصفحہ ۱۶۲ رسالہ ہذا منقول ہیں۔ مگر اس سے گورنمنٹ کو بیفکر و مطمئن نہ بیٹھنا چاہیے اور کادیانی کی نگرانی سے غافل نہ رہے۔ شاید یہ بھی کادیانی دجال کی ایک چال ہو۔ ایک بڑی پرانی پالیٹشن کا مقولہ ہے ؎ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد +

کادیانی جملہ اشتہارات و تحریرات کی تائید باتوں کا جواب پورا ہوا جس سے تکملہ کمال کو پہنچا۔ اب کادیانی کے قول ہشتم رسالہ انوار ۳ صفحی کا جواب مستقل مضمون میں دیا جاتا ہے جو ذیل میں معروض ہے :-

"حرامزادہ"

"حرامزادہ"
کے متعلق
ایک سوال اور اس کا جواب

سوال

کیا جھوٹ بولنے سے یا کسی مسئلہ مین غلطی یا کوئی گناہ کرنے سے یا کسی کی بات یا شرط نہ ماننے سے انسان حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔؟

الجواب

جب سے مذہب تہذیب اور انسانیت کا بنیادی پتھر رکہا گیا ہے کسی اہل مذہب یا مہذب یا انسان کے خیال و خواب مین بہی مسئلہ نہ آیا ہوگا۔ کہ انسان جہوٹ بولنے یا اور گناہ کرنے یا غلطی کا مرتکب ہونے یا کسی کا خلاف کرنے اور اپنے مخالف کی بات یا کوئی شرط جائز یا ناجائز کو نہ ماننے سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہان۔ بازاری شہدے یا بے تمیز بچے آپسمین تخاطب کرتے ہین۔ تو وہ ایسے کلمات زبان پر لاتے ہین۔ اور ایک دوسرے کو کہدیتے ہین کہ جو ہماری بات نہ مانے وہ حرام کا ہے۔ یا جو ہمارے ساتھ نہ دوڑے یا نہ کہیلے وہ اپنے باپ کا نہین۔ مگر عاقل انسانون کے نزدیک یہ لوگ پورے انسانون مین شمار نہین کئے جاتے اور انکے ایسے اقوال اور افعال بہیمی سیرت (جسکا ان مین غلبہ پایا جاتا ہے) کا نتیجہ سمجہے جاتے ہین۔ اور وہ لوگ بہائم یا نیم وحشی۔

مدعیان تمذیب یا تہذیب یا انسانیت سے صرف ایک صورت انسانی مرزا غلام احمد کادیانی رب نے آیا ہے۔ جسے اپنی الہامی ڈگشنری (لغت کی کتاب) سے یہ لغت نکالا۔ اور دست آویز سے کہا ہے۔

کہ جو شخص جھوٹ بولے یا غلطی کرے یا کاذبانی کی شرط اور بات کو نہ مانے وہ حرامی یا حرامزادہ ہے۔ اور اس الہامی لعنت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ حرامی و حرامزادہ اسوقت کے الہامیون کا شعار اور ایک الہامی محاورہ اور انکا تکیہ کلام ہوگیا ہے۔

ہم اس امر کے ثبوت کے لئے اسکے الہامی ڈکشنری (تصنیفات) کے چند کوٹیشن (حوالے۔ کوٹ (نقل) کرتے ہین جن سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ نادر لعنت آپہی کا الہام زادہ یا ایجاد ہے اور اسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

(۱) آپ اپنی کتاب سناتن دھرم کے صفحہ ۳۹۲ مین فرماتے ہین۔ جو شخص متقی اور حلال زادہ ہوتا ہے۔ وہ جرأت کرکے اپنے بھائی پر بے تحقیق کامل الزام نہین لگاتا جسکا مفہوم ہمونے منطوق یہ لیا ہے کہ جو شخص کسی اپنے بھائی پر بے تحقیق الزام لگادے وہ آپ کی الہامی لغت مین حرامزادہ کہلاتا ہے

(۲) اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کرکے چھپوائی ہے۔ اسمین گورنمنٹ کو دھوکہ دیا۔ اور جتایا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے آپ جہاد کو جائز نہین سمجھتے پھر اس دھوکا کو پختہ کرنے کے لئے اپنی اس تقریر کی صفحہ ۳ مین کہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا (اپنے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کو جائز کہنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

---

* اس کے دھوکا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اسکا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے چنانچہ اپنی کتاب سناتن دھرم کے صفحہ ۶۱۰ مین صاف کہہ چکا ہے کہ "نافرمان انسان کے جان اور مال اسکے ملک سے خارج ہوکر خدا کے ملک مین آجاتے ہین پھر خدا جس سے چاہے اسکو تلف کرادے" جس سے صاف ثابت ہے کہ جو اسمقام مین اس گورنمنٹ سے جہاد جائز رکھنے والے کو حرامی کہا ہے یہ محض دھوکا ہے ایسے دھوکا باز کو حرامی بننا یا کہنا کچھ مشکل نہین ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا نہین اور اس سے چوکنا رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی کاذبانی سے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہین پہنچا۔ ہماری اس تقریر کا جو اس نے ہمارے ریویو براہین احمدیہ سے نقل کی ہے اب وہ محل نہین رہا۔ وہ اس وقت تک اسکا محل تھا جبتک مہدی بنا تھا اسکے مہدی نہ بننے کی وجہ سے وہ ریویو

(۳) آپ فتح اسلام کے بارہ مین مختصر تقریر مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۸۹۱ء مین لکھتے ہین۔ کہ اگر آپ ہی کوئی مخالف مولوی یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کیسو والہ سکھ ہماری اس فتح نمایان کا قائل نہو تو اسکے لئے طریق یہ ہے کہ مسٹر عبداللہ صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کہانے پر آمادہ کرے اور اگر ایسا نکرے تو سمجھا جائیگا کہ وہ شریف نہین۔ اسکی فطرت مین خلل ہے۔ یہہ نہایت صاف فیصلہ کا فیصلہ اور کسی حلال زادہ کا کام نہین۔ جو بغیر رعایت اس فیصلہ کے ہمکو جھوٹا شکست خوردہ قرار دے۔

(۴) آپ اپنے اشتہار تین ہزار مطبوعہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء مین مسلمانون کے ایک جوامرد منشی سعداللہ صاحب لودہانوی کو جنہون نے اسکی شرط مذکور کا خلاف کیا تھا۔ مخاطب کرکے فرماتے ہے۔ ہان۔ اے ہندوزادہ! اب ثابت ہوگیا ہے کہ ضرور تو حلال زادہ ہے۔ ہماری اس شرط پر کہ کوئی عبداللہ آتھم کو قسم کھانے سے پہلے ہماری تکذیب نکرے۔ خوب ہی تونے عمل کیا۔

(۵) آپ اپنے رسالہ انوار ۲ صفحی کے صہ ۲۴ مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی مولویون مین سے کہے کہ عبداللہ آتھم کا حق کیطرف رجوع کرنا ثابت نہین تو اگر اس بات مین سچا اور حلال زادہ ہے۔ تو عبداللہ آتھم کو حلف پر آمادہ کرے۔

(۶) اور اس رسالہ کے صہ ۲۹ مین فرماتے ہین۔ پھر بھی اگر کوئی ہماری تکذیب کرے اور اس پیشگی کی طرف متوجہ نہو۔ اور نا حق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ حلالزادہ نہین ہوگا۔

(۷) اور اس رسالہ کے صہ ۳۰ مین آپ فرماتے ہین جو شخص اس فیصلہ (قسم) کے برخلاف بکواس کریگا۔ اور ہماری فتح کا قائل نہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلالزادہ نہین ہے۔

(۸) پھر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نکرے۔

(۹) اس رسالہ کے صہ ۳۱ مین اس شخص کے حق مین جو آپکے فیصلہ مذکور کو نہ مانے فرماتے ہین

لکھا گیا تھا۔ اب جو وہ ہندی بنگیا ہے تو وہ مضمون اسپر چسپان نہین ہوسکتا۔ اس کی تفصیل ہم اس مضمون مین کرین گے جو اس تقریر کے جواب مین عنقریب شائع کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ

نقلہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸

یک خطا۔ دو خطا۔ سوم ما در بخطا۔ یعنے جو تہ بارہ خطا کرتا ہے اس کی تائید کار ہوتی ہے۔

(۱۰) اسی رسالہ صفحہ ۳۷ مین فرماتے ہین۔ اگر وہ ولد الحرام نہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھکر اس فیصلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہون۔

(۱۱) پھر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مخالفون سے کون پہلا توقف اس فیصلہ (قسم) کے لئے سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔

یہ تازہ الہامی تصنیفات کادیانی کے حوالجات ہین۔ اب ایک دو حوالے پرانی الہامی تصانیف کادیانی نقل کئے جاتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ الہام کادیانی کو قدیم سے ہو رہا ہے۔ اور یہہ الہامی محاورہ اسکا قدیمی محاورہ ہے۔

(۱۲) رسالہ شحنۂ حق مطبوعہ ۱۸۸۶ء کے صفحہ ۵ مین آپ ایک آریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہین۔ اگر وہ حلال زادہ ہے تو اب امتحان کے لئے بپابندی شرائط متذکرہ بالا ہمارے ساتھ آوین۔

(۱۳) اور اسی سال کے صفحہ ۶ مین فرماتے ہین وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہین وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہین مگر اس آریہ مین اسقدر بھی شرم باقی نہ رہی۔

اس مضمون کے اور اس الہامی لغت نادر اور محاورہ شریفہ کے متضمن آپکی الہامی ڈکشنری کے حوالجات اور بہت ہین جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے

ان حوالجات سیزدہ گانہ سے ناظرین کو ثابت ہو گا کہ کادیانی کی الہامی ڈکشنری مین اس پاکیزہ لغت کے یہ شریفانہ معنے بیان ہوئے ہین۔ اور کادیانی کا یہ شریفانہ والہامی محاورہ اور تکیہ کلام ہے۔ جس سے وہ ہر شخص کو جو اسکی بات نہ مانے یا شرط کے خلاف کرے یا اس کے نزدیک خطا یا غلطی کرتا ہو حرامی یا حرامزادہ کہدیتا ہے۔

مگر عام اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام اور جملہ اہل تہذیب اور کافۂ انام جو انسان کہلاتے ہین کادیانی کی اس ڈکشنری کو مستند نہین جانتے۔ اور اس لغت اور محاورہ سے وہ

اتفاق نہین رکھتے۔ اور وہ یہہ تحقیق اعتقاد رکھنے اور کہتے ہین کہ حرامزادہ یا حلال زادہ ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہے جو شخص واقع مین حرامزادہ ہو وہ نیک عمل کرنے یا اچھی صفت پیدا کرنے سے حلال زادہ نہین بنجاتا۔ اور جو شخص واقع مین حلال زادہ ہو وہ برا فعل کرنے یا بری خصلت اختیار کرنے سے حرام زادہ نہین ہوجاتا۔

اور واقعی معیار حلال زادہ ہونیکا وہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا (جو اسکی منکوحہ سے (اسلامی طور پر اسکا نکاح ہوا ہو خواہ عیسائی طور پر یا کسی اور مذہب کے طور پر) یا مملوکہ سے (وہ خرید سے مملوکہ ہو خواہ ہبہ یا اور جائز وجوہ سے) پیدا ہو۔ وہ حلال زادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا جھوٹ بولے یا اور گناہ شرک کفر وغیرہ) کا مرتکب ہو۔ یا وہ اور کسی کا تو درکنار اپنے باپ ہی کا خلاف کرے۔ دین و دنیا مین اسکا مخالف بنجائے۔ کافر باپ کا بیٹا مسلمان ہوجائے یا مسلمان کا بیٹا کافر بنجائے وہ حرامزادہ نہین کہلاتا۔

تمثیلات

(۱) دیکھو انبیاء علیہم السلام مین سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ اپنے باپ آذر کے جو بشہادت نص قرآن کافر و بت پرست تہا مخالف رہے وہ باپ کو کہتے آئے باپ تو میرا پیرو ہوجا۔ مجھ خدا نے وہ علم دیا ہے جو تجھے نہین دیا۔ ان کا باپ کہتا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودون سے نفرت کرتا ہے۔ اگر باز نہ آئیگا۔ تو مین تجھے سنگسار کرون گا۔

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ (سورہ مریم ۲۶)	(۲) حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر تہا اور اپنے باپ کا سخت مخالف رہا۔ جب طوفان آیا تو حضرت نوح نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی مین سوار ہوجا اور کافرون کے ساتھ نہ رہ

ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ×

رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین قال انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح (ھود ع ۴)

وہ بولا مین پہاڑ پر چڑہ جاون گا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا۔ پہر حضرت نوحؑ نے خدا کی جناب مین عرض کیا کہ میرا بیٹا میرا اہل ہے (جن کی نجات تو نے وعدہ دیا ہے) خدا تعالے نے اس کے جواب مین یہہ فرمایا کہ وہ تیرا بیٹا نہین حرامزادہ ہے۔ بلکہ وہ فرمایا وہ تیرا اہل یعنی تابع پیرو نہین ہے۔ وہ بدعمل ہے۔ اس سخت مخالفت کے ساتھ بہی حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کے بیٹے کہلائے۔ اور نوحؑ کا بیٹا ان کا بیٹا۔ اور کوئی اس ناپاک لفظ و خطاب کا مستحق نہوا جسکا مستحق انکو کادیانی کا ناپاک محاورہ بناتا ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کے جلیل الشان اصحاب جو مولود فی الاسلام نہ تہے۔ انمین اکثر اپنے والد کے مذہب مین مخالف تہے یہہ حضرات مشرف باسلام ہو گئے۔ اور وہ کافر رہے۔

(۴) پہر مسلمان جماعت صحابہ و تابعین و آئمہ دین صدہا مسائل فروعی مین باہم متخالف رہے مگر کسی نے اس اختلاف و خلاف کے سبب انپر اس الہامی لقب کادیانی کا اطلاق جائز نہین رکہا جو کادیانی انکے حق مین تجویز کر رہا ہے۔

(۵) اپنے خاندان کو کادیانی دیکھ لے۔ اس کے اجداد خصوصاً مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد بحسب ادعاء و بیان ازالہ کادیانی ص ۱۲۲ ص ۱۲۴ ص ۱۳۱ وغیرہ مسلمانون کے قاضی و ولی متقی تہے۔ مگر اسکا بیٹا اور کادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضی جسکو مین نے بہی دیکھا ہے۔ اور اسکے دیکہنے والے بہت سے لوگ اس وقت زندہ ہین عملاً و اعتقاداً اپنے ان آبا و اجداد کا مخالف تہا۔ وہ صرف حکیمانہ مذہب رکہتا تہا۔ اگر کچہہ میلان مذہب کیطرف تہا تو تشیع کی طرف تہا۔ اور اس پیرانہ سالی مین جس مین مینے اسکو دیکھا ہے۔ اسکو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ ارکان شرعی کا التزام نہ تہا ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کا حال ہم نہین لکہتے۔ یہ خود کادیانی سے یا اس کے اور دوستون سے پوچہنا چاہئیے پہر کیا اس مخالفت طریق آبائی کے ساتہہ مرزا غلام مرتضی انکا بیٹا تسلیم نہ کیا جاتا ہے۔ اور اس مکروہ خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔؟ نہین ہرگز نہین۔

(۶) اس کے بعد اپنے آپ کو کادیانی دیکھے کیا اس کے آباواجداد اعلی مرزا گل محمد مرزا عطا محمد کا یہی مذہب واعتقاد تھا۔ جو کادیانی نے ظاہر کیا۔ کیا اسکے باپ مرزا غلام مرتضی کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح موعود یہی ہے جو میرے نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہین وعلی ہذا القیاس۔ کادیانی کے اور کفریات ہین۔ جنکا اسکے اباواجداد سے کوئی قائل نہ تھا۔ ومعہذا کادیانی اپنے باپ کا بیٹا اور حلال زادہ کہلاتا ہے۔ اس کا خلاف اسکے خیال مین کبھی نہین آتا۔

(۷) اپنے بعد وہ اپنے بیٹون کو دیکھو۔ اس کا بیٹا مرزا سلطان احمد اسکا کیسا مخالف ہے حتی کہ اس مخالفت کے سبب اسنے اسکو عاق بھی کر دیا ہوا ہے۔ اور اس مضمون کا اشتہار دیدیا ہے جو صفحہ ۱۴۵ مین منقول ہوا۔ ومعہذا وہ اسکو بیٹا اور حلال زادہ ضرور سمجھتا ہے۔ اس لفظ مکروہ کا اسپر اطلاق نہین کرتا۔

ان تمثیلات ہفتگانہ سے صاف اور یقینی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا ہے۔ کسی اختلاف سے اور کسی گناہ سے اور کسی غلطی سے حرامزادہ کہلانیکا مستحق نہین ہوجاتا۔ ایسا ہی وہ واقع مین حرامزادہ ہونیکا معیار بیان کرتے اور کہتے ہین۔ کہ جو شخص کسیکی منکوحہ (بشرح مذکور) یا کسیکی مملوکہ (بہ تفصیل مذکور) سے متولد نہین ہے۔ وہ حرامزادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا ہی واقعی راست گفتار۔ نیک کردار وپرہیزگار بنجائے۔ یا ادعائی مجدد ومحدث اور خدا کا ملہم ومخاطب کہلائے۔ اور باوجود ختم ہوجانے نبوت کے پیغمبر کا دعوی کرے۔ اور آدم۔ عیسی۔ احمد۔ وغیرہ نبی علی نبینا وعلیہم السلام بن بیٹھے۔ اور چند خران بے تمیز اسکی تصدیق بھی کر دین۔ تو ان واقعی یا ادعائی کمالات ومحاسن کے ساتھ بھی حرامزادہ کا حرامزادہ ہی رہتا ہے۔ آن عارضی (واقعی ہون خواہ ادعائی) خوبیون سے حلال زادہ۔ مجدد۔ محدث نبی۔ ملہم۔ آدم عیسی نہین بنجاتا۔ صائب نے کہا ہے۔ ؎

بہ نمار یصاحب نظرے گوہر خودرا ✤ عیسی نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند

ایک اور بزرگ نے کہا ہے۔ ؎ خرے عیسی اگر بمکہ رود ✤ چون بیاید ہنوز خر باشد ✤

اور وہ سب کادیانی کی ڈکشنری کے مقابلہ مین یہ کہہ سکتے - اور بعض کہتے ہین کہ اگر یہ معنے اس لفظ کے جو کادیانی نے الہامی ڈکشنری سے نکالکر بیان کئے ہین صحیح مانے جائین تو اس سے لازم آتا ہے کہ سب سے پہلے اس الہامی محاورہ کے محل استعمال اور اس پاک لفظ اور مقدس لغت کے مصداق کادیانی صاحب اور اسکے تمام حواری اور پیرو اور اس محاورہ کو صحیح سمجھنے والے اور اس استعمال کادیانی کو پسند کرنے والے ہون - کیونکہ جھوٹ بولنے مین کادیانی اور وہ لوگ مسلم کل ہین کسیکی بات نہ ماننا یا کسیکا خلاف کرنا ان مین ایسا پایا جاتا ہے جسکا انکو خود بھی اعتراف ہے - اور خاصکر ان کا یہ الہامی محاورہ اور اس معنے سے اس پاکیزہ لفظ کو استعمال کرنا یا اس کے استعمال کو جائز سمجھنا ایک ایسا خلافی فعل ہے جسمین کوئی انسان مہذب اہل مذہب انکا موافق نہین ہے - پھر وہ اس محاورہ اور لغت کی شہادت سے خود اسکے مصداق کیون نہون +

انکے جھوٹ بولنے کی تفصیل

خود حضرت اکذب کادیانی صاحب خدا تعالے پر افترا کرنے مین مسلم کافہ اہل اسلام ہین - جو قدیم اسلام پر ایمان رکھتے ہین وہ یقین رکھتے ہین کہ اس کا یہ دعوے کہ مجھے الہام ہوتا ہے - اور فلان آیت مجھپر نازل ہوئی ہے - خدا تعالے پر افترا ہے - اور اسکے یہ دعاوی کہ مین نبی ہون مین ہی مسیح موعود ہون - مین ہی وہ احمد ہون جسکی شہادت حضرت عیسی نے دی - اور اس کی آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین حکایت ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ سب کے سب خدا تعالے پر افترا ہین ایسے ہی اور دعاوی ہین کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہین - بلکہ ایک تاریکی کا زمانہ مراد ہے - اور آنے والے مسیح سے مثیل مسیح اسکی ذات مراد ہے - دمشق سے جہان نزول مسیح کا نزول ہوگا موضع قادیان مراد ہے - محل نزول مسیح منارہ شرقی سے اسکی مسجد کادیان کے منارہ - دجال عیسائی پادری - دجال کے گدھے سے ریل گاڑی - یاجوج ماجوج سے انگریز وروس - قیامت سے پہلے اونٹنیون کو بیکار ہونے سے ریل جاری ہونے کے سبب باربرداری مین انکا کام نہ آنا - قیامت

کے دن صحیفون کے کھلنے سے اس وقت چٹھی رسالون کا جھٹیات اور تار خبرین بانٹتے پھرنا۔ اسدن (۱۰) روحون کو جسمون کے ساتھ ملائے جانے سے اس وقت کی گیٹیان اسدن (۱۱) پہاڑون کے چلائے جانے اور دریاؤن (۱۲) کے جاری ہونے سے اس وقت انگریزون کا پہاڑون کو کاٹ کر سڑکین نکالنا اور دریاؤن سے نہرین نکالنا وغیرہ وغیرہ مراد ہے۔ (جو اس کے رسائل ازالہ توضیح فتح شہادت القرآن وغیرہ مین بیان ہوئے ہین۔ انکو بھی عام اہل اسلام خدا اور رسول پر افترا جانتے ہین۔

لوگون پر افترا کرنا اور عام جھوٹ بولنا ہی کادیانی کا عام اہل اسلام مین مسلم ہے اور اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ خصوصاً اسکی جلد ۱۵ کے نمبر ۹ و نہایت ۱۲ مین ایسا مدلل و مفصل ہو چکا ہے۔ جسکے دیکھنے کے بعد کسیکو اعتراض و شک پیدا نہین ہوتا حتی کہ کادیانی کو بھی اسمین چون وچرا کرنیکی جگہہ نہین۔ اور اس وجہ سے وہان کے ردّ و جواب سے ساکت ہو رہا ہے۔

کیا یہ اسکا جھوٹ نہین ہے جو اس نے اپنے ازالہ کے صفحہ اخیر مین بولا ہے کہ ابو سعید محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر لودہانہ سے حکماً نکلوا دیا۔ بلکہ ڈپٹی دلاور علی کی حفاظت مین وہ ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیا۔ کیا یہ اسکا جھوٹ نہین جو رسالہ اظہار مین بولا ہے۔ کہ ابو سعید محمد حسین نے مباحثہ امرتسر مین عیسائیون کو مدد دی۔ کیا یہ اسکا جھوٹ نہین ہے؟ جو اسی رسالہ مین بولا ہے۔ کہ عرب وشام کے مستند علماء اس کے ساتھ ہو گئے۔ کیا اسی رسالہ مین اسکا یہ جھوٹ نہین ہے کہ جن لوگون نے اسپر قوی کفر لگایا تھا۔ ان مین سے اکثر نے رجوع کر لیا ہے۔ کیا اسکا یہ جھوٹ نہین جو کتاب دساوس کے صفحہ (۶۰) مین اسنے بولا اور خاکسار کے حق مین چالیس روز کا میعادی منذر الہام شائع کیا۔ اگر ان جھوٹون مین سے کوئی جھوٹ سچ ہو سکتا تھا۔ تو کیون ہمارے ان الزامون کے جواب مین اسنے سکوت اختیار کیا۔

الزام اول کے ثبوت مین جو ہمنے ڈپٹی کمشنر لودہانہ کی چٹھی رسالہ نمبر ۹ جلد ۱۳ مین مشتہر کی اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۲ کے ثبوت مین جو ہمنے اسکا یہ محاورہ اور شہ لفیانہ اصول پیش کر کے اس کو

لزم کیا تہا۔ اسکا جواب کیون ندیا۔

الزام نمبر ۳ کے ثبوت مین جو ہمنے کادیانی کے سفر حج کا خرچ اپنے ذمہ لیکر حرمین مین اسکو بلیجا کر اس کے عقاید و مقالات کا فیصلہ کرانا چاہا تہا۔ اس کو کیون تسلیم نکیا۔

الزام نمبر ۴ کے ثبوت مین جس فہرست اہل رجوع کا ہمنے مطالبہ کیا تہا اسکو کیون پیش نہ کیا۔

الزام نمبر ۵ کی تائید مین جو ہمنے اپنی ترقی دنیوی کا حال لکہا تہا اسکا کیون اس نے جواب نہ دیا۔

اس کے **اتباع** کا خدا و رسول پر افترا کرنا اور **عام جھوٹ بولنا** بہی اس تفصیل سے ثابت ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ان سب افتراؤن کا افترا ہونا دلائل سے ثابت و مدلل دیکہکر ان کو قبول کرتے ہین۔ اور عام لوگون مین انکو رواج دیتے ہین۔ اور بحکم اس قاعدہ مسلمہ اتفاقیہ کہ جہوٹ کا مرتکب ہونے والا بہی جہوٹا ہے۔ وہ سب جہوٹے ہین۔

علاوہ بران ان مین سے آپکے اکابر خلفا اور اخص حواریون کے سفید جہوٹ بہی اشاعۃ السنۃ مین ثابت ہو چکے ہین۔ آپ کے بڑے اور اول درجہ کے خلیفہ حکیم نورالدین بہیروی جمونی کا (جو درحقیقت آپکے پیر و مرشد ہین چنانچہ رسالہ ہذا کے صہ ۱۶۵ مین اور نمبر ۱۲ جلد ۱۴ کے صہ ۳۱۶ مین مفصل بیان کیا گیا ہے۔) مباحثہ لاہور سے جان چہوڑانے کے لئے یہ جہوٹ بولنا کہ مجکو لودہانہ مین ایک شب کے لئے جاکر وہان سے جمون مین چلا جانا ضروری ہے۔ ورنہ مسلمانون کا خرچ عظیم ہوگا۔ جس کے بعد آپ لودہانہ چلے گئے۔ وہان پانچ روز قیام کیا۔" اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۳ کے صہ ۳۲ مین ثابت کیا گیا ہے۔

اور آپ کے خلیفہ دوم منشی احسن امروہی کا واقعہ مباحثہ بٹالہ کی نسبت تین جہوٹ بولنا (۱) آپ (حاکم) کو لکہتے ہین کہ بلا اجازت لاہور چلے گئے۔ (۲) جبکہ میر ممتاز علی صاحب منصف نے کہا کہ ہم کو اب موہنہ دکہانے کی جگہہ نہین رہی۔ (۳) آپ مباحثہ شروع کرکے چلے گئے۔ جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ مین بصفحہ نمبر ۴۰۹ ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپکے خلیفہ سوم ایڈیٹر رسالہ ناحق (مشہور بحق) کے برطبق "برعکس نہند نام زنگی کافور"۔ کئی جہوٹ (۱) مسٹر ویب صاحب کو کادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کی بدولت اسلام نصیب ہوا ہے۔ (۲) کادیانی کے مخالفین ذلت ومسکنت مین مبتلا ہین
(۳) مدراس کے یوروشین نومسلم جماعت کی طرف سے مسٹر حامد سنو وغیرہ کا ڈیپوٹیشن کادیانی کے
پاس آنے والا ہے۔ ثابت ہو چکے ہین۔ آول و دوم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت کئے
گئے ہین تیسرے کا ثبوت من بعد یون ہوا۔ کہ مسٹر حامد سنو کئی مہینے سے لاہور مین مقیم ہین۔ اور
انجمن حمایت اسلام کے مدرس ہین۔ وہ کادیانی کی طرف سے موہنہ کر کے ہتو کتے بھی نہین۔ باوجودیکہ
حواریان کادیانی ان کو قادیان پہنچنے کی بہت ترغیب دلا چکے ہین۔ اور آپ کے خلیفہ چہارم
حامد سیالکوٹی کے کئی جھوٹ (جن مین بعض خاکسار کے حق مین افترا ہین۔ بعض مولوی محمد حسن
صاحب رئیس لودہانہ وغیرہ مسلمانان لودہانہ پر افترا ہین) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت
ہو چکے ہین۔ عام اہل اسلام سے اس گروہ کے پیروان کی مخالفت عیان ہے۔ محتاج
بیان نہین ہے۔ کادیانی کے عقاید کہ از انجملہ مشتے نمونہ از خروار اوپر بیان ہو چکے ہین ایسے
عقاید ہین جن مین وہ کافۂ اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور خاص کر اس مقولہ یا محاورہ
الہامیہ مین کہ "جو شخص جھوٹ بولے۔ یا غلطی کرے۔ یا کادیانی کی بات یا شرط نہ مانے وہ
حلال زادہ نہین" تو وہ سارے جہان کے مخالف ہین۔ پھر اس مخالفت عام اہل اسلام
اور اس کذب وافترا اور لاکلام کے ساتھ یہ حضرات اس پاک خطاب سے مخاطب اور اس
مقدس لفظ کے مورد نہون۔ اور برخلاف اس کے سب کے سب حلال زادے کہلائین۔ اور
اور تمام اہل اسلام صرف کادیانی کے خیالی جھوٹ بولنے مین یا کسی مسئلہ مین غلطی کرنے
سے یا کادیانی کی کسی بات یا شرط مین خلاف کرنے سے حرامزادہ متصور ہون۔ اس کی
کوئی وجہ وجیہہ ہے تو کادیانی صاحب بیان فرماوین۔ اور اس الہامی ڈگشنری کی شرح
تصنیف کرین۔ جس مین اس وجہ کی تفصیل ودلیل ہو۔

اور اگر کادیانی صاحب کوئی دلیل فارق جو کادیانی اور اس کے اتباع کو باوجود
جھوٹ بولنے اور تمام جہان کا خلاف کرنے کے حلال زادہ قرار دے۔ اور تمام مسلمانون کو

کسی غلطی یا جھوٹ یا خلاف کا دیانی کے سبب حرامزادہ بناوے بیان نہ کرین گے۔ تو عام مسلمان یہ سمجھہ جائین گے کہ آپ کا یہ محاورہ الہامی نہین۔ بلکہ شیطانی ہے۔ اور آپ باوصف دعوے نبوت والہام ومجددیت ومسیحائیت عام بازاریون کی طرح لوگون کو گالیان دیتے ہین۔ اور اس وجہ سے آپ نبی۔ مجدد۔ محدث تو کجا اول درجہ کے مسلمان یا مہذب انسان بھی نہین ہوسکتے۔ بلکہ بہائم سیرت وحشی صفت ہین جو جوش کے وقت اپنے اختیار مین نہین رہتے۔ اس صورت مین ان کی طرف سے یہ شعر صائب کا آپ کی خدمت مین پیشکش ہوتا ہے۔ اور اسی پر یہ مضمون ختم ہے ؎

دہن خوش بدشنام میالا صایب

لیکن زر قلب بہر کس کہ دہی باز آید

فرضی زوجہ کادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات

پر

کادیانی کی راست بیانی

آنانکہ چشم بر گل تحقیق واکنند — از ہر چہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند
در مجلسے کہ غیر خاموشی علاج نیست — پر ہر زہ است تکیہ بچون و چرا کنند

کادیانی کی فرضی و خیالی[۱] زوجہ مرزا احمد بیگ مرحوم کی دختر نیک اختر کے شوہر ثانی مرزا سلطان[۲] محمد بیگ ساکن پٹی علاقہ قصور ضلع لاہور (خدا اسکو زندہ رکھے اور اور اسکی موت چاہنے والے کے منہ مین خاک ڈالے) کی نسبت کادیانی نے یہہ پیشگوئی کی تہی کہ جس تاریخ وہ کادیانی کی زوجہ مذکورہ کو

[۱و۲] مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اس لفظ پر ہمسے آشفتہ ہوئے اور یہ اعتراض نہ کرین کہ کیون ہماری منکوحہ کو کادیانی کی زوجہ بنایا اور کادیانی کو اسکا شوہر اول مہیا کرکے شوہر ثانی قرار دیا۔ ایصاحب یہ جرأت ہمنے نہین کی یہ گستاخی کادیانی ہی سے ہوئی ہے۔ ہم تو صرف ناقل ہین اور مقولہ "نقل کفر کفر نباشد" آپنے بہی سنا ہوگا۔

ہان آپ یہ سوال کرسکتے ہین کہ کادیانی نے ہماری منکوحہ کو اپنی زوجہ کہان اور کب بنایا تو اسکا جواب یہ ہے کہ ایصاحب! دو دفعہ اسنے یہ جرأت کی ہے دفعہ اول ۱۸۸۸ء مین بضمن اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور دفعہ دوم ۱۸۹۱ء مین بضمن فیصلۂ آسمانی۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء مین اس نے آپکے حرم محترم کی نسبت یہ الہام گھڑکر شایع کیا تہا۔

فسکفیکہم اللہ ویردہا الیک جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تجھسے ٹھٹہا کرنیوالون کو خود سنبہال لے گا اور اس عورت کو تیری طرف پہر لادیگا یا واپس لائیگا۔

اپنی نکاح مین لائیگا اس تاریخ سے اڑہائی برس کے عرصہ تک وہ فوت ہو جائیگا۔ اور اسکے مرنے کے بعد پہر خدا تعالے اس زوجہ کادیانی کو کادیانی کیطرف واپس لائے گا۔ اصل عبارت یہ ہے جو اسکے

بقیہ حاشیہ صفحہ

عربی کے لفظ رد یا اسکے ترجمہ پہر لانے یا واپس لانے کے یہی معنے ہوتے ہین کہ ایک چیز پہلے کسیکے پاس ہو اور پہر جدا ہونیکے بعد اسکے پاس آجاوے۔ عربی کے الفاظ قرآن مین ایسے بہت ہین جنکے یہی معنے ہین آیات منقولہ

لرادك الى معاد۔ انا رادوه اليك فرددناه الى امه۔

حاشیہ کے معنے کسی مولوی سے پوچہو۔ یا مترجم قرآن مین ان کے معنے دیکہہ لو

ہندی مین اس مضمون کا یہ شعر پڑہو ؎ جا کے گلزار سے صیاد پہر آیا الٹا + کیا نصیبہ ہے تیرا بلبل شیدا الٹا +

جس سے یہی معنے سمجہہ مین آتے ہین کہ صیاد پہلے اس باغ مین تہا جسمین وہ پہر آیا۔

فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر کے حاشیہ مین کادیانی نے آپکی زوجہ عفیفہ کی نسبت یہ الہام گہڑا اور شایع کیا ہے۔

يسئلونك احق هو قل اى وربى انه لحق وما انتم بمعجزين زوجناكها لا مبدل لكلماتى

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ لوگ تجہہ سے پوچہتے ہین کہ کیا یہ نکاح یا پیشگوئی متعلق نکاح حق ہے تو کہدے بخدا وہ حق ہے۔ اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہین ہو ہمنے اسکا نکاح تجہہ سے کر دیا۔ خدا کی بات کوئی بدلنے والا نہین۔

اسمین تو اس نے صاف تصریح سے کہدیا کہ اس عورت سے خدا تعالے نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے یہ وہ کلمہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے خدا تعالے نے ام المومنین حضرت زینب کا نکاح آنحضرت سے کر دیا تہا۔ اور قرآن مین اسکو نقل فرمایا۔ لہذا پہر آنحضرت نے اپنا نکاح حضرت زینب سے خود نہین پڑہا بلکہ خدا کے پڑے ہوئے نکاح کو کافی سمجہا پس اگر بحسب ادعاء کادیانی آپ کی زوجہ محترمہ سے خدا تعالے نے اسکا نکاح کر دیا ہوا ہے تو پہر اسکے خیال مین آپکی منکوحہ کی زوجہ کادیانی کے ہونیمین کیا کسر رہی۔؟ کیا خدا تعالے کا پڑہا ہوا نکاح ملا و قاضی کی پڑہی ہوئے نکاح سے کچہہ کم ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ ہمنے کادیانی کے اسی قول و ادعا کی نظر سے اس پاکدامن کا پہلا شوہر کادیانی کو اور دوسرا آپکو کہا ہے اسپر آپکو آشفتگی ہو تو آپ کادیانی پر مواخذہ کرین کہ وہ کیون آپکی زوجہ کو اپنی زوجہ قرار دیتا ہے۔ خاکسار کو ناقل سمجہکر معاف رکہین۔

کادیانی کے اتباع کو اگر یہ جوش آوے کہ ایک عورت فراش غیر کو حضرت اقدس کی زوجہ بنا کر پہر اسکے

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کیجاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

یَا مُعِیْنُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَعِیْنُ

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا — قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جہوٹ اور سچ مین جو ہی فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اسکے بعد کادیانی نے شروع اشتہار سے صـ۴ تک اخبار نور افشان پر لے دے کی جسمین اس پیشگوئی کو شہوت پرستی قرار دیا گیا تہا۔ اسکے بعد صـ۴ مین کہا ہے۔

"اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشان مین فریق مخالف نے چہپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکہا گیا تہا ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تہی نشان آسمانی کے طالب تہے۔ اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکہتے تہے۔ اور اب بہی رکہتے ہین چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء مین جو چشمہ نور امرتسر مین انکی طرف سے اشتہار چہپا تہا یہ درخواست انکی اس اشتہار مین بہی مندرج ہے انکو نہ محض مجہہ سے بلکہ خدا اور رسول سے بہی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا بباعث شدت تعلق قرابت ان لوگون کی رضاجوئی مین محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہین کا فرمان بردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیان انہین کی لڑکیان خیال کرتا ہے اور وہ بہی ایسا ہی سمجہتے ہین۔ اور ہر باب مین اسکے مدار المہام اور بطور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰

لئے شوہر ثانی کیون تجویز کیا وہ تو بہی انہی حضرت سے کہین کہ اپنے ان الہامات مین اس عورت کو جو فراش غیر ہے کیون اپنی زوجہ بنایا اور ان لوگون سے ہمکو شرمندہ کرایا جو ہمکو کہہ رہی ہین کہ تمہارے مسیح کی زوجہ دوسرے شوہر کے گہر بس رہی ہے۔

نفس ناطقہ کے اُسکے لئے ہورہے ہین تبہی تو نقارہ بجاکر اسکی مرگی کے بارہ مین اب ہی شہرت دیدی یہانتک کہ عیسائیون کے اخبارون کو اس قصہ سے بہردیا آفرین برین عقل ودانش۔ مامون ہونیکا خوب ہی حق ادا کیا۔ مامون ہون تو ایسے ہی ہون۔ غرض یہ لوگ جو مجھکو میرے دعوی ہام مین مکّار اور دروغگو خیال کرتے تہے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تہے۔ اور مجھہ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تہے۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دُعا بہی کی گئی تہی۔ سو وہ دُعا قبول ہوکر خدا تعالے نے یہ تقریب قایم کی کہ والد اس دُختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہمارے طرف بلتجی ہُوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تہی۔ غلام حسین عرصہ پچیس ۲۵ سال سے کہین چلا گیا اور مفقود الخبر ہے۔ اسکی زمین ملکیت جسکا حق ہمین پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری مین درج کرادی گئی تہی۔ اب حال کے بندوبست مین جو ضلع گورداسپور مین جارہی ہے نامبردہ یعنے ہماری خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کراوین۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہہ ہبہ نامہ لکہا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تہا۔ اسلئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز وانکسار ہمارے طرف رجوع کیا تاہم اُس ہبہ پر راضی ہوکر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کردین اور قریب تہا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کامون مین ہماری عادت ہے جناب الٰہی مین استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پہر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تہا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تہا جسکو خدا تعالے نے اس پیرایہ مین ظاہر کر دیا۔

اُس خُدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دُختر کلان کے نکاح کیلئے سلسلہ جُنبانی کر اور اُنکو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہہ

نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے لڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے +

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ نے یہ مقرر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاویگا۔ اور بیدینوں کو مسلمان بناویگا۔ اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاویگا۔ چنانچہ عربی الہام اسبارے میں یہ ہے۔ کذبوا بایاتنا وکانوا بھا یستھزؤن ۔ فسکفیکھم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ط ان ربک فعال لما یرید ۔ انت معی وانا معک ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ یعنے انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا۔ اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالےٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اسکی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے ۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا جسمیں تیری تعریف کیجائیگی یعنے گو اول میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ کی مدد کو دیکھکر شرمندہ ہونگے۔ اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی"۔

اس کے بعد کادیانی نے اخبار نور افشان کے اس اعتراض کا کہ "اگر یہ الہام خدا کی طرف تھا تو اسکو پوشیدہ کیوں رکھا۔ اپنے خطوں میں اسکو پوشیدہ رکھنے کی تاکید کیوں کی"۔ ایسا واہی

واہی جواب دیا ہے جو عذر بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اخیر مین کہا ہے کہ یہ پیشگوئی اس زمانہ مین کی تہی۔ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تہی یعنے آٹھ یا نو برس کی تہی۔ تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

ازآنجا کہ پیشگوئی یا الہام صرف نتیجہ جوش احتلام کادیانی تہا اور اسیوجہ سے وہ اس پیشگوئی کے مضمون اور وعدہ پر دل سے مطمئن نہ تہا اور خوب جانتا تہا کہ مین نے ایک شکار کے لئے جال پہیلایا ہے۔ جو ہاتھ پاؤن مارنے کے بغیر دام مین آنا نہایت مشکل ہے۔ لہذا اس نے اس وعدہ پر صبر و سکوت اختیار نہ کیا۔ بلکہ وہ مضطر و ناچار و حیران و بیقرار ہو کر ناجایز وسائل و تدبیرون کے درپے ہو گیا۔ پس پہلے تو اس نے مرزا احمد بیگ اپنی فرضی زوجہ کے والد کو ڈرانا اور پہسلانا شروع کیا۔ اور کسی خط متضمن ترغیب و ترہیب (ڈرانے) کے ذریعہ سے اسکو دام مین لانا چاہا۔ اور جب وہ قابو مین نہ آیا۔ تو پہر اسکی ہمشیرہ کو جو کادیانی کے بیٹے فضل احمد کے خوشدامن تہی۔ (اس خیال سے کہ عورتین عموماً بزدل ہوتی ہین۔ اور ایسی باتین سنکر ڈر جاتی ہین) ڈرانا اور پہسلانا چاہا اور اسکے نام ایک خط رجسٹری شدہ متضمن ترغیب و ترہیب روانہ کیا۔ وہ عورت بہی جوانمرد نکلی۔ تو پہر اسکے شوہر کو مرزا علی شیر بیگ کے نام اسی مضمون کا خط لکہا وہ خط ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جسمین پہلے خطون کی بہی تصدیق پائی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی۔ مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ اللہ تعالے۔ خوب جانتا ہو کہ مجہکو آپسے کسی طرح سے فرق نہ تہا اور مین آپکو ایک غریب مزاج اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قایم سمجہتا ہون۔ لیکن اب جو مین آپکو ایک خبر سناتا ہون آپکو اسے بہت رنج گذریگا۔ مگر مین محض للہ ان لوگون سے تعلق چہوڑتا جو مجہے ناچیز بتاتے ہین اور دین کی پروا نہین رکہتے۔ آپکو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے مین اُن لوگون کے ساتھ کسقدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب مین نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونیوالا ہے۔ اور آپکے گہر کے لوگ اس مشورہ مین ساتھ ہین

سلہ یہ حماقت اس صورت مین مسلم ہوتی ہے جبکہ وہ لڑکی ہمیشہ نو ہی برس کی رہتی۔ اور جبکہ وہ نظر منظور ہو جانے کے بعد دو تین ہی برس مین آپ سے سرفراز ہونیکے لائق اور تیار ہونیوالی تہی۔ تو اس صورت مین نفسانیت کا گمان کیا یقین ہو سکتا ہے ناظرین کادیانی کی ابلہ فریبیون کو دیکہو!

آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہین بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہین یہ لوگ
کو ہنسانا چاہتے ہین۔ ہندوؤن کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہین رکھتے۔ اور
اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگون نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو خوار کیا جائے۔

ذلیل کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہین۔ اب مجھکو بچانا اللہ
تعالے کا کام ہے۔ اگر مین اسکا ہون تو ضرور مجھے بچائیگا اگر آپکے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے
تو کیون نہ سمجھ سکتا۔ کیا مین چوہڑا۔ یا چمار تھا جو مجھکو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو ایک ہان سے ہان ملاتے
رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔ یون تو مجھے کیسی لڑکی
سے کیا غرض کہین جائے مگر یہ تو آن پڑا کہ جنکو مین خویش سمجھتا ہون اور جنکی لڑکی لینی چاہتا تھا کہ اسکی اولاد ہو
اور میری وارث ہو وہی میری خون کے پیاسے رہے میری عزت کے پیاسے ہین اور چاہتے ہین کہ خوار ہو اور اسکا
رو سیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جسکو چاہے رو سیاہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ مین ڈالنا چاہتے ہین۔ مین نے
خط لکھا کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالے سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ مجھے سنا ہے کہ آپکی بیوی نے جوش مین
آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف **عزتبی بی** نام کیلئے **فضل احمد** کے گھر مین ہے بیشک وہ طلاق دیدے۔ ہم
راضی ہین۔ اور ہم نہین جانتے۔ کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کی خلاف مرضی نہین کرینگے۔ یہ شخص کہین مرتا
بھی نہین۔ پھر مینے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ دیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا
کیا رشتہ باقی رہگیا ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اسکے لئے اپنے خویشون سے اپنے بھائیون سے جدا نہین ہو سکتے
مرتا مرتا رہگیا۔ کہین مرا بھی ہوتا۔ یہ باتین آپکی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہین بیشک مین ناچیز ہون ذلیل
ہون اور خوار ہون۔ مگر خدا تعالے کے ہاتھ مین میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب مین ایسا
ذلیل ہون۔ تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا مینے آپکی خدمت مین خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ
اپنے ارادہ سے باز نہ آوین اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ لین تو پھر جیسا کہ آپکا خود منشا ہے۔
میرا بیٹا فضل احمد بھی آپکی لڑکی کو نکاح مین رکھ نہین سکتا۔ بلکہ ایکطرف حسب[1] محمدی کا کسی شخص سے نکاح

[1] یہ حضرت اکذب کادیانی صاحب کی نظر منظور خاتون کا نام نامی ہے

ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دیدیگا - اور اگر نہین دیگا - تو مین اُسکو عاق اور لاوارث کرونگا - اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے - اور یہ ارادہ اُسکا بند کردوگے تو مین بدل و جان حاضر ہون - اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ مین ہے ہر طرح سے درست کرکے آپکی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا - اور میرا مال اُسکا مال ہوگا - لہذا آپ کو بہی لکہتا ہون کہ آپ اس وقت کو سنبہال لین اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکہین کہ باز آجائین - اور گہر کے لوگون کو تاکید کرین - کہ وہ بہائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجہے خدا تعالی کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے رشتہ ناتے توڑ دونگا - اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت مین آپ کی لڑکی کو گہر مین رکہیگا - جب آپکی بیوی کی خوشی ثابت ہو - ورنہ جہان مین رخصت ہوا ایسا ہی سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے - یہ باتین خطون کی معرفت مجہے معلوم ہوئے ہین - مین نہین جانتا کہ کہانتک درست ہین - واللہ اعلم - الراقم - خاکسار غلام احمد لودہانہ اقبال گنج ۴ مئی ۹۱ء

جب وہ صاحب بہی قابو مین نہ آئے تو کادیانی نے اپنی **پرانی بیوی** اور **بچون** کو جو مرزا احمد بیگ کے خیر خواہ و صلاح کار تہے - گہورنا اور ڈرانا شروع کیا - اور ان کو ایسی ناجائز دہمکی دی کہ کسی پرے سرے کے شہوت پرست سے (بشرطیکہ وہ شریف کہلاتا ہو) اسپر جرات نہو سکی - عاجز اور ضعیف العمر **بیوی** کو **طلاق** دینے کا ڈر سنایا - اور **بچون کو عاق** اور لاوارث کردینے کا - اور اس مضمون کا اشتہار چہاپکر شائع و مشتہر کردیا - جو رسالہ نمبر ۵ جلد ہذا کے صفحہ ۱۴۵ مین منقول ہے - اور **ادہر** فریق ثانی ناکح اور اسکے وارثون کو دہمکانا - اور ڈرانا شروع کیا - **مرزا سلطان محمد بیگ** کو یہ لکہا کہ تم اس تعلق کو قطع کردو - تمہارا نکاح دوسری جگہہ کرادیا جاویگا - تمہاری جوانی پر مجہے رحم آتا ہے - تم اس ارادہ سے باز آؤ اور اسکے وارثون کو متعدد خطون کے ذریعہ سے ڈرایا اور دہمکایا - مگر وہ لوگ بہی جوانمرد نکلے - اور اسکی دہمکیون کو گیدڑ بہبکیان قرار دیکر اپنے خیال پر قایم و مستحکم رہے - ان کے نام کے خطوط کو اسمقام مین نقل کرنیکی ہم گنجایش نہین دیکہتے - اور بجائے اسکے کادیانی کے اعتراف و اقرار تخویف (ڈرانے) و خطوط نویسی کو نقل کرنا کافی سمجہتے ہین - آپ اشتہار چار ہزار کے نوٹ صفحہ ۴ مین فرماتے ہین - "احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تہا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکہکر اسکی پروانگی خط پر خط بہیجے گئے - ان سے کچہہ نڈرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

پیغام بھیجکر سمجھایا گیا۔ کسی نے اسطرف ذرا التفات نکی۔ اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا۔ بلکہ وہ سب گستاخی و استہزا مین شریک ہوئے۔ سو یہی تصور تہا کہ پیشگوئی کو سنکر پہر راضی ہوگے مگر اے حضرات ناظرین! چونکہ وہ الہام محض کذب اور صرف نتیجہ جوش احتلام کا دیانی تہا۔ (اگر اسمین صدق کا دخل ہوتا تو کادیانی اسکو سچ بنانیکے لئے ان مکروہات کا مرتکب نہ ہوتا۔ کہ بیوی کو طلاق اور بیٹون کو عاق اور بہو کو بیٹے سے طلاق) لہذا اس کا کوئی ناجائز حیلہ کارگر نہوا۔ اور سات تاریخ اپریل ۱۸۹۲ء کو کادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح ثانی اسی پنگ مین (جوان) مرزا سلطان محمد سے ہوا اسکو اس نکاح دیرگاہ متمتع رکہے۔ ہوگیا چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۶ مین کادیانی سے منقول ہے۔

پہر اس نکاح سے چار مہینے کے بعد مرزا احمد بیگ نے حسب مقتضائے قضا و قدر و تقاضائے عمر رحلت کی تو اس سے کادیانی کی چڑہ مچگئی اور رال ٹپک پڑی۔ آپنے بغلین بجانی شروع کردین اور متعدد تحریرات مین (کہ از انجملہ بعض اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین منقول ہین) یہ باتین کہین کہ اسکی موت میری ہی پیشگوئی کا اثر ہے اور آئندہ سلطان محمد کے لئے بہی موت تیار ہے۔

ہر چند جنرل جرنل اشاعۃ السنۃ نے کادیانی کی ان باتون کا دندان شکن جواب دیدیا اور جلد ۱۵ کے نمبر ۱ و ۲ مین اسپر پچاسی سوالات جرح کرکے اسکو مجروح و نیم بسمل بلکہ مردہ کردیا۔ ان سوالات مین اسنے یہ ثابت کردیا۔ کہ ایسی پیشگوئیان نجومی و جفری جوتشی ہی کیا کرتے ہین جو بعض اوقات سچی نکلتی ہین۔ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہوسکی۔ جن کے جواب مین کادیانی سے بجز سکوت کچہہ بن نہ پڑا۔ جس سے سمجھا گیا۔ کہ بس ایک کادیانی پر گھڑہ پہٹ گیا۔ مگر اے حضرات ناظرین! کادیانی بڑا صاحب حیلہ و ہاضمہ ہے۔ وہ اسقدر سوالات جرح کے مار کہہ کر بیہوش و بے حس ہوکر پہر سرک پڑا۔ اور پہر بہی مرزا احمد بیگ کی موت کو اپنے الہام کا نتیجہ قرار دیکر اس سے مرزا سلطان محمد اور ان کے بہی خواہان اہل اسلام کو ڈرانے لگ گیا۔ اور اپنے دام افتادہ احمقون کو اپنی تقلید پر جمانے لگا۔ چنانچہ رسالہ شہادۃ القرآن مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ نمبر ۸ مین اس نے کہا ہے۔

"پہر ماسوا اسکے بعض امر عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان مین ہین جیسا کہ منشی عبداللہ

آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد اجلی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہگئی ہے یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہین۔ کیونکہ احیا اور اماتت دونون خدا تعالے کے اختیار مین ہین اور حیتک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہو خدا تعالی اوسکی خاطر سے اُسکے دشمن کو اوسکی دُعا سے ہلاک نہین کرسکتا۔ خصوصًا ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئین منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونیکی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیشگوئیان کوئی معمولی باتین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین۔ سو اگر کوئی طالب حق ہو تو ان پیشگوئیون کے وقتون کا انتظار کرے۔ یہ تینون پیشگوئیان ہندوستان اور پنجاب کے تینون بڑی قومون پر جاری ہین یعنے ایک مسلمانون سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤن سے اور ایک عیسائیون سے اور انمین سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزا یہین (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اوسکا جو اسکی دختر کلان کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلان فوت نہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار مین نہین۔"

واآنجا کہ خدا تعالی ہمیشہ آخر کار جھوٹون کا مونہہ کالا کرتا ہے۔ گو ایک وقت تک اُن پر حمرۃ النجل (نادم کی سرخی چہرہ) رہی۔ لہذا سات اپریل ۱۸۹۳ء سے اڑھائی سال کی مدت گذر گئی مرزا سلطان محمد زندہ صحیح وسالم خوش وخرم رہا۔ اور اس نکاح سے انکو خدا نے ولد صالح بھی عطا کیا جس سے کادیانی کی دروغگوئی اور ذلت اور رسوائی اسلامی دنیا پر ظاہر ہوئی اور اسکی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر اے حضرات! کادیانی بڑا صاحب حیا و حوصلہ و ماضمہ ہے۔ کہ وہ اس ذلت اور رسوائی کو بھی

شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کر کے نوش فرما کر ہضم کر گیا۔ اور اس نوجوان کی عدم وفات پر اس نے ایسی راست بیانی کی ہے جسنے جہان کے بے شرمون اور جھوٹون کو مات کر دیا۔ ۶۔ اکتوبر ۹۲ء کو اس نے عنوان ذیل کی ایک تحریر شایع کی ہے۔

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی اسکی حقیقت

اس تحریر مین چونکہ کادیانی نے حسب عادت قدیم تطویل بلا طایل کی ہے اور پورے آٹھ صفحہ مین بیہودہ سرائی اس سے ہوئی ہے۔ لہذا ہم اسکی پوری عبارت کی نقل کرنیکی اس مقام مین گنجائش نہین پاتے صرف اسکا خلاصہ نقل کرتے ہین۔

اس تحریر کا خلاصہ مطالب ذیل ہین

(۱) اس پیشگوئی کے دو حصہ تھے۔ پہلا اور بڑا مرزا احمد بیگ کی وفات تھی۔ دوسرا حصہ اسکے داماد مرزا سلطان محمد بیگ کی وفات +

(۲) پہلا حصہ پورا ہو گیا جسکا اقرار صاحب اشاعۃ السنۃ نے بھی کیا۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی مگر یہ الہام سے نہین۔ بلکہ نجوم یا رمل وغیرہ سے کی گئی تھی۔

(۳) دوسرا حصہ گو میعاد مین پورا نہین ہوا۔ مگر بعد میعاد پورا ہو گا۔ میعاد مین پورا نہونے کی وجہ یہہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ بھی عبداللہ آتھم کی طرح ڈر گیا تھا۔ بلکہ اسکے دل پر شدید خوف و حزن وارد ہوا تھا۔ اسلئے وعدہ عذاب رحمت کو خدا نے میعاد سے ٹلا دیا۔

(۴) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر دو دلیلین ہین۔ ایک **عقلی** دوسری **نقلی** (روایتی) عقلی یہ ہے کہ جب ایک پیشگوئی مین دو شخصون کے مرنے کی خبر دیجاوے۔ اور ان مین سے ایک شخص مطابق پیشگوئی فوت ہو جاوے تو اس سے دوسرے کا ڈر جانا لازمی امر ہے۔ **بناء علیہ** خبر پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کے مر جانے سے سلطان محمد بیگ ایسا ڈر گیا ہو گا کہ گویا وہ جیتا ہی مر گیا۔

نقلی (روایتی) دلیل یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ کے بزرگون کی طرف سے ہمین دو خط پہنچے۔ جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جنمین انہون نے اپنی توبہ و استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمین یقین ہوگیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہین رہ سکتی۔

(۵) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے سے اس عذاب کا ٹلجانا گو اس پیشگوئی مین بطور شرط مذکور نہ تھا۔ مگر یہ ربانی کتابون کی تعلیم سے ثابت و معلوم ہے۔ کہ خدا تعالے موقت و موعود عذاب و موت کو لوگون کے ڈر جانے سے اپنے وقت سے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالی کی قدیم سنت ہے۔ لہذا اگر کسی خبر و پیشگوئی مین اسکا ذکر بطور شرط نہ بھی ہو تو بھی خدا تعالے اسکا لحاظ کرتا ہے اور اسکا خلاف ہرگز نہین کرتا۔

(۶) اس سنت الٰہی سے مولوی عبد الجبار امرتسری اور مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اور ابو سعید محمد حسین واقف ہین۔ اگر وہ اس سے انکار کرین تو وہ تینون یا ان مین سے کوئی ایک تاریخ مقرر کرکے جلسہ عام مین مجھ (کادیانی) سے اس بارہ مین نصوص صریحہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ سنین اور صرف دو گھنٹے تک مجھے ان کے بیان کرنے کی مہلت دیوین۔ پھر اگر ان کا یہ خیال ہوگا کہ یہ دعوے نصوص صریحہ سے ثابت نہین۔ اور جو دلائل بیان کئے گئے ہین وہ باطل ہین۔ تو ہم دو سو روپیہ انعام دین گے۔ اگر وہ قسم کہاکر کہدین گے کہ وہ دلائل باطل ہین۔ اور خدا تعالی کی عادت نہین ہے کہ وہ اپنے وعدون اور میعادون مین کسیکی توبہ یا خوف سے تاخیر ڈالدیتا ہے

یہ آپکے آٹھ صفحہ کے پورے مطالب کا خلاصہ ہے۔ اب ناظرین اسپر ہماری ریمارکس (تشریحات) سنین۔

نمبر اول مین جو آپنے فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کا بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی موت تھی۔ یہ اسلئے فرمایا ہے کہ احمد بیگ مرچکا تھا۔ وہ نہ مرتا تو یہی چھوٹا حصہ ہوجاتا۔

مگر کادیانی کے اصل الہام یا احتلام **اشتہار** ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء منقول صـ ۱۹۱ غیر رسالہ ہذا

98

اور اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۲ء منقول صفحہ ۱۴۵ اور اسکے خط ۴ مئی ۱۸۹۳ء منقول صفحہ ۱۸۴ اور اسکے مضمون صفحہ ۸۰ شہادت القرآن منقول صفحہ ۱۸۷ کے ناظرین پر مخفی نہوگا۔ کہ بڑا حصہ اس الہام و پیشگوئی کا اور اصل مقصود الہام منکوحہ آسمانی کادیانی کا اسکے پاس واپس آنا ہے۔ موت مرزا احمد بیگ تو اسکا ایک چہوٹا حصہ اور ایک ذریعہ یا زینہ ہی۔ اسکو کادیانی کا بڑا حصہ قرار دیتا ہے۔ سفید جہوٹ ہے۔

نمبر ۲ مین جو کادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ کی پوری ہونیکا صاحب اشاعۃ السنۃ نے اعتراف کر لیا ہے یہ بہی سفید جہوٹ ہے۔ اور "دروغ گویم بر روے تو" کا مصداق کادیانی سچا ہے تو بتادے کہ اشاعۃ السنۃ کا یہہ اعتراف کس صفحہ مین مرقوم ہے۔ اشاعۃ السنۃ کے صفحہ (۳۹) جلد (۱۵) نمبر (۲) مین تو اسکے وقوع سی لاعلمی ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۳ مین جو کادیانی نے مرزا سلطان احمد بیگ کا ڈر جانا بیان کیا ہی۔ یہ بہی محض کذب ہے۔ ہم نے ایک دوست (منشی محمد سعید نقشہ نویس راولپنڈی) کی معرفت مرزا سلطان محمد بیگ سی بضمن چند سوالات اس امر کے متعلق سوال کیا۔ تو انہون نے جواب مین ڈر جانے سے انکار کیا۔ جو معہ سوال ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔

سوال سوم۔ مرزا غلام احمد کے الہام سے آپکے دل پر کیا اثر ہوا تہا کیا آپ ڈر گئے تہے یا نہین۔

جواب۔ مرزا صاحب کو مین جہوٹا اور دروغگو جانتا تہا۔ اور جانتا ہون۔ اور مین مسلمان آدمی ہون۔ خدا کا ہر وقت شکر گذار ہون۔ سلطان محمد بیگ۔ بقلم خود۔

حضرات ناظرین! کیا آپ یہ جانتے ہین کہ درصورت انکار خوف مرزا سلطان محمد بیگ سے کادیانی نے قسم کا مطالبہ بوعدہ انعام یکہزار لغایت چہار ہزار کیون نہین کیا۔ جیسا کہ عبداللہ آتہم سے کیا تہا؟ اسکی وجہ ہم سے سنین۔ کادیانی کو خوب یقین تہا کہ سلطان محمد مسلمان پہر نوجوان پہر انگریزی خوان پہر پولیس والون کا صحبتی اور متعلق ہے۔ وہ اپنے سچے انکار پر فوراً قسم کہا کر روپیہ وصول کرے گا۔ عبداللہ آتہم کی طرح بڈھا اور ضعیف القلب اور عیسائی نہین۔ کہ وہ سچی قسم سے بہی ڈر جائے گا۔

حضرت! اس جھوٹے مسیح کی ان پالیسیون کو دیکھیں اور اسکے مکار اور عیار ہونیکی یقین کرین

نمبر ۴ سین جو مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر **عقلی دلیل** بیان کی ہے۔ وہ بھی محض دروغ ومغالطہ ہے عقلمند انسان کسی پیشگوئی کرنیوالیکو جھوٹا جانتا ہوا ایک نہین ہزار بار اگر وہ کسی شخص کی موت کی نسبت پیشگوئی کرے۔ اور پھر وہ شخص فوت بھی ہو جاوے تو وہ عقلمند اس موت کو پیشگوئی کا اثر نہین سمجھتا۔ اور نہ اس سے ڈرتا ہے۔ بناء علیہ احمد بیگ کی موت سے سلطان محمد کا ڈر جانا لازمی ضروری نہین اور جو **نقلی** (روایتی) دلیل بیان کی ہے وہ ہرگز لائق اعتماد وقبول نہین کیونکہ اس روایت کے راوی اور ان خطون کے کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب متوطن (کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ) مقیم لاہور ہین خاکسار نے انکو اپنے فرودگاہ لاہور مین بلاکر حال دریافت کیا تو انہون نے چند اشخاص کے سامنے اقرار و اظہار کیا کہ "ان خطون کا کاتب مین ہی ہون"۔ اور ان کی یہ روایت کادیانی کی تائید و تصدیق مین تین وجہ سے لائق قبول و اعتماد نہین

وجہ اول کہ ان خطون مین بقول کادیانی وحسب بیان حکیم صاحب مرزا سلطان محمد بیگ کا کوئی اعتراف قصور و توبہ درج نہین جو کچھ ہو ان کے بزرگون کیطرف سے ہو۔ واز انجا کہ قصور نکاح ثانی زوجہ آسمانی کادیانی کا مرتکب اور اصل مباشر خود مرزا سلطان محمد بیگ صاحب ہین نہ انکے بزرگ جو صرف معاون ومشیر ہین۔ لہذا وہ اعتراف قصور و توبہ اصل مباشر کے انکار و اصرار کے مقابلہ کان لم یکن وناقابل اعتبار ہو۔

وجہ دوم یہ کہ مرزا سلطان محمد بیگ نے اپنی اس تحریر مین جو ہمارے سوالات کے جوابات مین انہون نے ارسال کی ہے۔ اس سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے کسی نشتہ دار کا کوئی خط متضمن توبہ و استغفار مرزا غلام احمد کے نام بھیجا ہو۔ لہذا ان خطون کا اعتراف قصور و توبہ باوجودیکہ وہ غیر مباشر کا اعتراف ہو۔ اور غیر راقم کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ لائق اعتبار نہین ہو۔

وجہ سوم اسلئے کہ اس اعتراف توبہ کے ناقل و کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب مین اور وہ کادیانی کے چہیتے حواری (مددگار) اور ذوالوجہین (دورخے) ہین۔ مسلمانون کی جماعت مین وہ

وہ آتے ہین۔ تو کہتے ہین کہ مین کادیانی کا حواری نہین ہون۔ اور جب کادیانی کے حواریون اور مریدون سے خلوت کرتے ہین تو ان کے ہم صفیر و مددگار بن جاتے ہین۔ انکی اس دوسری حالت پر سرِدست تین دلائل پیش کیے جاتے ہین۔ باقی پھر سہی۔ اگر حکیم صاحب نے ہم سے اسباب مین چھیڑ چھاڑ کی۔ یا باقی صحبت باقی

پہلی دلیل یہ ہے کہ وہان کے خاص مذہبی جلسون اور کمیٹیون کے ممبر ہوتے ہین۔ اور انکی بعض مذہبی مجلسین انہی کے خاص اہتمام سے اور انہی کے خاص مکان پر ہوتی ہین اسکی تصدیق چاہو تو حافظ فضل احمد و مولا بخش کا اشتہار مباحثہ جو حکیم صاحب ہی کے مکان کے پتہ سے جاری کیا گیا ہے ملاحظہ

دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً کادیانی کے عقاید کفریہ کی تائید و تصدیق کے لئے کھڑے ہو جاتے ہین۔ **دو دفعہ** خاکسار کے فرودگاہ پر آئے۔ اور عقاید کادیانی کے حامی بنے۔ **ایکدفعہ** اسبات کا ثبوت لیکر آئے کہ جو کادیانی ملائکہ کو ارواح کواکب قرار دیا ہے یہ کفر نہین ہے۔ **دوسری دفعہ** اس امر کا ثبوت آپنے پیش کیا کہ جو کادیانی نے آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے اوپر لگایا ہے یہ کفر نہین ہے۔ جب ہم نے ان باتون کا کفر ہونا ان کے سامنے ثابت کیا۔ تو باوجودیکہ عاجز اور لاجواب ہو گئے مگر پھر بھی ان باتون مین کادیانی کی تائید کرنے سے باز نہ آئے۔ اور اس لاجواب ہونیکے بعد شیخ محی الدین واعظ انجمن حمایت اسلام کے نام اس مضمون کا رقعہ لکھ مارا کہ جو کادیانی نے اپنے آپ کو مرسل یزدانی لکھا ہے اسکا ثبوت قرآن و حدیث مین موجود ہے۔ اور اسکی تفصیل مین پورا مرزائی بنکر دکھا دیا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ کادیانی کے حواریون اور اسکے مذہب پھیلانیوالون کو تبرعاً و احیاناً بلا معاوضہ مالی مدد دیتے ہین۔ اور کادیانی کے مخالفون اور نکتہ چینون کا بالعوض اور دراجی حق بھی ادا نہین کرتے۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لاہور مین ایک شخص قطب الدین واعظ سا کنہ ضعر بدوملہی (جو اس عاجز کا شاگرد ان شاگرد ہے۔ اور بدقسمتی سے اور کم علمی کی وجہ سے کادیانی کے دام بہنس گیا ہوا ہے) کادیانی کی تائید مین بر سر بازار وعظ کہتا پھرتا تھا۔ (جسکا صلہ و انعام بھی اس نے بر سر بازار راشد مسلمانون سے پایا۔) اسکو حکیم صاحب نے علی رؤس الاشہاد (لوگون کے سامنے) دو روپیہ عطا

دیئے۔ تاکہ اور لوگ بھی اُنکی تقلید کرین اور اسکو مالی مدد دین۔ اور جب حکیم صاحب سے اشاعۃ السنۃ کے ان پرچون کا جواب خاکسار سے لے گئے تھے معاوضہ طلب کیا۔ تو اسکے جواب مین آپنے اس مضمون کا رقعہ لکھا جس مین چندہ دینے سے انکار اور مفت رسالہ لینے کا سوال پایا جاتا ہے۔

ان وجوہات ثلثہ سے ناظرین یقین کرین گے کہ حکیم صاحب کادیانی کے پکے حواری ہین۔ لہذا انکی روایت و شہادت کادیانی کی تائید مین مقبول نہین۔ مرزا سلطان محمد بیگ کے خوف پر عقلی و نقلی دلیل بیان کرکے جو کادیانی نے کہا ہے کہ "ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمین یقین ہو گیا تھا۔ کہ تاریخ وفات سلطان محمد بیگ قائم نہین رہ سکتے"۔ یہ بھی محض جھوٹ ہے۔ اور بنا فاسد علی الفاسد۔ آپکو یہ یقین یا کم سے کم غالب ظن یا ادنی درجہ کا وہم بھی اسکا گذرتا تو آپ ۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء سے پہلے اس مضمون کا اشتہار جاری کرتے۔ آپ اشتہار جاری کرنیکے ایسے عادی ہین۔ کہ اپنی محبوبہ زوجہ کا حمل اور مبغوضہ زوجہ کی طلاق اور اولاد کو عاق کرنیکے اشتہار سے نہین رک سکے پس اگر ان کو کچھ بھی اشارہ عالم بالا سے ہوتا یا آپکا ملہم معلم الملکوت آپ کو القا کرتا یا واقعین آپ کو کوئی خط معذرت بزرگان سلطان محمد کی طرف سے ملتا تو آپ ضرور اسکا اشتہار کردیتے تاریخ وفات مرزا سلطان محمد بیگ گذر گئی۔ اور اس جوان کی صحت کے ساتھ زندگی آپکی شرمندگی کی موجب ہوئی۔ تب آپنے اپنے ایک چہیتے حواری کی مدد سے یہ ڈھکوسلہ بنالیا۔ دنیا مین کون ایسا احمق ہے جو ان واقعات کو سنکر یا جانکر آپکے اس ڈھکوسلہ کو مان لیگا۔ اور اسکو آپ کی بناوٹ نہ کہیگا

نمبر ۵ مین جو آپنے درجانیسی الٰہی وعدہ و عذاب کے ٹلجانیکو سنت قدیم خداوندی قرار دیا ہے۔ یہ بھی محض کذب ہے۔ جسکا کافی بیان اس جلد مین صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶ تک ہو چکا ہے۔

نمبر ۶۔ مین جو آپنے ہم تینون مین سے کسی ایک کی قسم اس بیان پر چاہی ہے۔ اس قسم کے لئے خاکسار جس تاریخ و جس مقام مین بجز قادیان آپ چاہین حاضر ہو۔ مگر اسپر انعام دو روپیہ نہین چاہتا۔ بلکہ بجائے دو سو روپیہ کے آپکے مسلمان ہو جانے اور عقائد جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونیکا طالب ہے۔ اور اگر آپ اس سے انکار کرین تو پہلا انعام تجویز کیا جاویگا جو از قسم مال نہوگا۔ اسکا اظہار آپکے مسلمان ہونے اور عقاید کفریہ سے تائب ہونے سے انکار کے بعد کیا جائیگا۔

اس قسم کے ناراست ہونیپر اب مجھکو کوئی ڈر سنانا چاہتے ہین تو اسکی میعاد تین دن مقرر کرین۔ اس سے زیادہ میعاد مقرر کرین گے تو اسکو منظور نہ کیا جائیگا۔ اور کمی میعاد کا آپکو اختیار ہی دیا گیا ہی چنانچہ ص مین معروض ہو چکا ہی۔ اور اگر آپ اس انعام و شرط سی میری قسم منظور نہ کرین تو بالمقابل قسم میش کرین اور اسپر بھی دو سو روپیہ جو آپنے تجویز کئے ہین انعام لین۔ مگر مین آپکی آپ کے ان حوارایون کی جنکو مین آپکی مانند دہریہ دلا مذہب جانتا ہون قسم ہرگز منظور نکرون گا۔ آپ اور وہ لوگ تو دو سو روپیہ کجا دو روپیہ پر بھی قسم کہا جانیکو تیار ہو جائینگے۔ بلکہ مین آپکے گروہ سے ان لوگون مین سے جو صرف دہریہ نہین اگر آپکے دام مین پھنسے ہوئے ہین۔ اور ہنوز مذہب و اسلامی اعتقاد کا حصہ انمین باقی ہی۔ اور ان کے نام ص مین گذر چکے ہین۔ ادگا خانصاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ کی قسم چاہتا ہون۔ وہ انہی الفاظ سے جو آپ مجھ سے کہلانا چاہتے ہین یہ کہین۔ اور اسپر قسم کہا جائین۔ کہ ہم نے ان دلائل فریقین کو جو خدا تعالے کے موعود و موقت عذاب کے ٹل جانے یا نہ ٹلنے کی بابت کادیانی کے اشتہارات اور اشاعۃ السنۃ کے مضامین مین بیان ہوئے ہین غور و تعمق سے ملاحظہ کیا ہے۔ ہمارے ایمان و کانشنس کی شہادت سے کادیانی کے دلائل غالب و راجح ہین۔ اور اشاعۃ السنۃ کے دلائل مرجوح و مغلوب ہین۔ اور ہمکو موازنہ دلائل سے یقین ہو گیا ہے کہ خدا تعالے کا نبی موقت و موعود عذاب موت کو لوگون کے سچے مسلمان ہو جانے سے بلکہ جھوٹے ایمان لانے سے بلکہ کافر رہکر سیقدر ڈر جانیسے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اس بیان مین ہم اپنے دلی اعتقاد و کانشنس کے خلاف کرتے ہین۔ تو ہمکو خدا ایسے دکھ و عذاب سے ہلاک کرے جو کسی جھوٹے پر ہوتا ہے۔

خانصاحب محمد علیخان تسلیم کذب کادیانی اس قسم سے انکار کرین تو دوسرے درجہ پر حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر اسی تفصیل سے قسم کہا مین وہ بھی اسیطرح انکار کر جائین تو درجہ سوم منشی عبد الحق صاحب ایکسٹنٹ پنشنر لاہور وہ بھی انکاری ہون۔ تو بدرجہ چہارم منشی الٰہی بخش صاحب ایکونٹنٹ لاہور وہ بھی انکاری ہون۔ تو بدرجہ پنجم سید فتح علیشاہ ڈپٹی کلکٹر نہر۔ یہ لوگ چونکہ عربی و دینی علوم مین دخل نہین رکھتے لہذا ان مین سے ہر ایک کو عربی عبارات کا مطلب سمجھنے کیلئے کادیانی کے گروہ سے منشی (یا مولوی) محمد احسن امروہی کو اپنے ساتھ شریک کرنا ضروری ہوگا۔ جو کسیقدر عربی مین دخل رکھتے ہین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور انکو بہی انکے ساتہہ قسم کہانی پڑیگی۔ یہ صاحب بہی کادیانی کے دہوکہ مین پہنسے ہوئے ہین۔ اور اسلام سے بہی کچہہ تعلق رکہتے ہین۔ اس لئے ہم ان کی قسم کو ان لوگون کے ساتہہ منظور کرتے ہین۔ اور اگر یہ لوگ کادیانی کے پچہلے اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہون اور انکو ہمارے دلائل و جواب کے مقابلہ مین کمزور سمجہین۔ تو اس امر کا اعتراف کرکے کادیانی سے درخواست کرین کہ وہ اپنے دعوی "الٰہی وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے" پر اور قوی دلائل جنکو وہ مجلس قسم مین صرف دو گھنٹہ مین بیان کرنا چاہتا ہے۔ قلمبند کراکر ہمارے پاس بہیجدین اور ہم سے انکا جواب لین اور پہر جانبین کے دلائل کا موازنہ و مقابلہ کرکے اسکے دلائل کو غالب پاوین تو اسی تفصیل اور اسی ترتیب سے قسم کہائین اور کادیانی کو بہی انعام دلوائین۔

اور اگر دلائل وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے کے **علاوہ** کادیانی سے ہمارے جملہ الزامات مندرجہ مضامین اربعہ۔ (۱) کادیانی پر فیحتابی اشاعۃ السنۃ۔ (۲) لعنۃ اللہ علی الکاذبین معہ تکملہ۔ (۳) حرامزادہ الخ۔ (۴) زوجہ فرضی کادیانی الخ کا پورا جواب لکہوائین۔ اور پہر اسکا جواب ہم سے لکہوا کر انمین موازنہ و مقابلہ کرکے کادیانی کی جانب کو غالب اور اشاعۃ السنۃ کو مغلوب سمجہین۔ تو اسپر بہی اسی ترتیب سے اور اسی تفصیل سے قسم کہائین۔ اور اسکے صلہ مین دو ہزار روپیہ انعام کادیانی کو دلوائین۔ اس دو ہزار روپیہ کی کفالت چاہین تو ہمارا نیا مکان (دیوانخانہ) جسمین آپ معہ زوجہ دو دفعہ شب باش ہو چکے ہین۔ مکفول کرالین جیسا کہ جواب براہین احمدیہ کے انعام مین اپنی زمین مکفول کراتے تہے۔ اگر یہ بات کادیانی نے نہ مانی اور جواب مضامین اربعہ مذکور کے لکہنے کی جرأت نہ کی اور اسکے موجودہ اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہونیکے سبب اون لوگون نے قسم نہ کہائی تو عام مسلمان جان لین کہ اس دعوی خوف سے موعود عذاب موت "ٹلجانے" پر کادیانی اور اسکے اتباع مذکورین کو یقین و طمانینت نہین ہے۔ اور اس دعوی مین وہ ہٹ دہرمی کر رہے اور دیدہ دانستہ دہوکا دے رہے ہین۔

نمبر ۷ مین جو آپنے واپسی منکوحہ آسمانی کی پہر پیشگوئی کی ہے۔ اسکی کوئی میعاد نہین بتائی۔ لہذا یہ پیشگوئی آپکے کسی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ کی دلیل نہین ہو سکتی۔ ایسی پیشگوئی اگر کوئی آپکی موجودہ منکوحہ کی نسبت کرے اور یہ کہے کہ آپکے مرنیکے بعد وہ اسکے نکاح مین آویگی تو اس سے اب اسکو ملہم یا مسیح وغیرہ ہرگز نہین کہینگے لہذا مناسب ہے کہ اگر اس پیشگوئی سے آپ اپنا کوئی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ ثابت کرنا چاہتے ہین تو اسکی

کرنیکا حکم پہنچگیا۔ لہذا خاکسار نے عزم کانپور کیا۔ اس تقریب سے امید ہے الہ آباد۔ آرہ۔ رحیم آباد ضلع دربہنگہ وغیرہ بہی جانا ہوگا۔ جو صاحب ریلوے لائن پر مسکن رکہتے ہون اور وہ ملنا چاہین وہ الہ آباد معرفت ڈاکٹر کرامت اللہ صاحب ملازم پلٹن نمبر ۵۔ اور آرہ معرفت مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب اور رحیم آباد معرفت مولوی عبدالرحیم صاحب اطلاع دین۔ بقیہ ۱۹۶ نمبر ۶ جلد ۱۶ بعد واپسی جلد ہدیہ ناظرین ہونگے۔ انشاء اللہ تعالے۔